روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 23 جون 2003ء 22 ربیع الثانی 1424 ہجری - 23 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 138

عام ہمدردی کی تعلیم

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔

(جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامہ حدیث نمبر 2418)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہمارا اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے''

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران جن کے گھر میں آپ کی رہائش تھی ان کی روایت ہے کہ

''جو تنخواہ مرزا صاحب لاتے محلہ کی بیوگان اور محتاجوں کو تقسیم کر دیتے۔ کپڑے بنوا دیتے یا نقد تقسیم کر دیتے تھے اور صرف کھانے کا خرچ رکھ لیتے''۔ (سیرت المہدی۔ جلد سوم۔ صفحہ 94)

خدمت خلق کا ایک حسین منظر یہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان کرتے ہیں:۔

''ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں۔ اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا میں بھی اتفاقاً جا نکلا کیا دیکھتا ہوں حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروا نہ ہونا چاہئے''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ صفحہ 34-36)

IAAAE کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹ و انجینئرز (I.A.A.A.E) کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کی 3 سال (2003 تا 2006) کیلئے حضور اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل ممبران کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

چیئرمین	انجینئر قریشی افتخار علی صاحب
وائس چیئرمین I (آرکیٹکٹ)	آرکیٹکٹ رفیق احمد ملک صاحب
وائس چیئرمین II (انجینئر)	انجینئر چوہدری عطاء الرحمن صاحب
جنرل سیکرٹری	انجینئر شیخ حارث احمد صاحب
جوائنٹ سیکرٹری	انجینئر نوید اطہر شیخ صاحب
فنانس سیکرٹری	ڈپلومہ انجینئر وسیم احمد طاہر صاحب
آڈیٹر	انجینئر منیر احمد فرخ صاحب
ممبر الیکٹریکل	انجینئر ظفر احمد صاحب
ممبر سول	انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب
ممبر میکینکل	انجینئر اسلم احمد بھروانہ صاحب
ممبر انجینئر متفرق I	انجینئر فرخ احمد کامران صاحب
ممبر انجینئر متفرق II	انجینئر نعمت اللہ چوہدری صاحب
ممبر آرکیٹکٹ	آرکیٹکٹ ڈاکٹر محمود حسین صاحب
ممبر ڈپلومہ انجینئر I	ڈپلومہ انجینئر رانا مبارک احمد صاحب
ممبر ڈپلومہ انجینئر II	ڈپلومہ انجینئر عبدالمتین صاحب
ممبر ڈپلومہ آرکیٹکٹ	ڈپلومہ آرکیٹکٹ بشیر الدین کمال صاحب

(جنرل سیکرٹری IAAAE)

باپ کی نعمت اور یتیمی کا درد

✿ حضرت شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ

مجھے یاد ہے کہ جب میں بچہ تھا اور اپنا سر باپ کی آغوش میں رکھتا تھا تو میری قدر و منزلت بادشاہوں جیسی ہوتی تھی۔ اگر میرے جسم پر ایک مکھی تک بیٹھ جاتی تو سب گھر والے پریشان ہو جاتے تھے۔ جب بچپن ہی میں میرے سر پر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تو مجھے بچوں کے درد کی خبر ہوئی۔ یہ درد وہی جان سکتا ہے جس کو یتیمی کا داغ لگا ہو۔ اے دوست جس بچے کا باپ مر گیا ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھ اس کے چہرے سے گرد پونچھ اور اس کے پاؤں سے کانٹا نکال۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس پر کیسی بپتا پڑی ہے۔ بے جڑ کا

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1989ء

(4)

14 مئی سکرنڈ میں ڈاکٹر منور احمد صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ سندھ میں شہید ہونے والے 17 ویں احمدی تھے۔

15 مئی حضور نے جرمنی میں جشن تشکر کے سلسلہ میں کھیلیں ملاحظہ فرمائیں اور انعامات تقسیم فرمائے۔

16 مئی حضور کا دورہ سوئٹزرلینڈ۔ حضور زیورک پہنچے۔

17 مئی حضور کے اعزاز میں زیورک سٹی کونسل کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا۔ دوپہر کو حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ شام کو زیورک یونیورسٹی میں لیکچر دیا۔

17 مئی چک 46 شمالی سرگودھا کی بیت الذکر سے پولیس نے کلمہ مٹایا۔

18 مئی حضور زیورک سے برلن تشریف لے گئے۔ اس کے بعد جنیوا میں صد سالہ ڈنر کی تقریب میں شرکت کی اور مجلس عرفان منعقد کی۔

19 مئی حضور نے زیورک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

20 مئی حضور نے زیورک میں کونسل آف چرچز کی طرف سے دیئے گئے عصرانہ میں شرکت فرمائی۔

21 مئی حضور بیجٹ پرکس فرانس پہنچے۔ نمائش ہال کا افتتاح فرمایا اور احباب سے خطاب فرمایا۔

24 مئی حضور کی لندن واپسی۔

27 تا 29 مئی برطانیہ کی 10 ویں مجلس شوریٰ۔ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا 43 جماعتوں کے 114 نمائندوں نے شرکت کی۔

مئی جماعت کے مرکزی اخبارات وجرائد پر حکومت کی طرف سے مزید سات مقدمات قائم کئے گئے۔ ان میں الفضل کے 12 شمارے شامل تھے۔

4 جون خوشاب میں ایک احمدی کو دکان پر کلمہ لکھنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ امیر صاحب بھکلہ مانسہرہ کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔

8 جون جماعت کے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں حکومت سیرالیون نے یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔ یہ اس قسم کا پہلا واقعہ ہے۔

9 جون افریقہ کے ایک ملک میں 13 ہزار 8 سو سے زائد افراد نے بیک وقت بیعت کی۔

10 جون تا 9 جولائی خدام الاحمدیہ ربوہ کے تحت ایف اے، ایف ایس سی کے لئے فری کوچنگ کلاس۔

12 جون دارالذکر لاہور میں پولیس نے کلمہ طیبہ پر لکڑی کے تختے لگا دیئے یہ اقدام صبح 3 بجے انجام دیا گیا۔

14 جون حضور کینیڈا کے دورہ پر تشریف لائے۔

15 جون چونڈہ سیالکوٹ میں ایک احمدی کے مکان سے کلمہ مٹایا گیا۔ احمدیہ بیت الذکر کا لاؤڈ سپیکر پولیس نے اتار لیا اور 3 احمدی وکلاء کو گرفتار کر لیا۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(81)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

کتاب کو پڑھ کر لٹو ہو گئے

گوجرانوالہ کے حضرت شیخ کریم بخش صاحب اور حضرت شیخ صاحبدین صاحب کو خداتعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت صاحب کے دعویٰ کے معاً بعد جب شہر میں حضور کا ہر جگہ چرچا شروع ہوا تو حضرت شیخ صاحبدین صاحب کو جو ان دنوں مڈل کے طالب علم تھے۔ انہوں نے اپنے استاد حضرت مولوی احمد جان صاحب سے دریافت کیا کہ یہ مرزا صاحب کون ہیں جن کی شہر میں ہر جگہ باتیں ہو رہی ہیں۔ حضرت مولوی صاحب موصوف شیخ صاحب کی خوش قسمتی سے احمدی تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹا! آج دنیا میں قرآن کریم کو جاننے اور سمجھنے والے صرف مرزا صاحب ہیں۔ ان کی اس بات سے متاثر ہو کر حضرت شیخ صاحب نے اپنے بڑے بھائی شیخ کریم بخش صاحب سے بھی اس گفتگو کا ذکر کیا۔ شیخ کریم بخش صاحب نے کہا کہ کل تم اپنے ماسٹر صاحب سے حضرت مرزا صاحب کی کوئی کتاب لے آنا۔ چنانچہ حضرت شیخ صاحب کے مطالبہ پر حضرت مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی مشہور کتاب براہین احمدیہ ہر چہار حصص دے دی۔ حضرت شیخ کریم بخش صاحب تو اس کتاب کو پڑھ کر لٹو ہو گئے اور فوراً قادیان جا کر بیعت کر آئے۔ ان کی واپسی پر حضرت شیخ صاحب دین صاحب نے بھی بیعت کا خط لکھ دیا۔ یہ واقعہ 1891-92ء کا ہے۔

یہ دونوں بھائی چونکہ گوجرانوالہ کی ایک وسیع برادری کے افراد تھے۔ اس لئے ان کی خوب مخالفت ہوئی۔ مگر انہوں نے اس کی قطعاً پروانہ کی۔ تھوڑے دنوں کے بعد دونوں بھائی قادیان گئے اور حضرت شیخ صاحب دین صاحب نے بھی دستی بیعت کر لی۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 139، 140)

ایک بزرگ عالم دین کی شہادت حق

اخبار ''بدر'' 27 مئی 1906ء ص 8 پر مکہ معظمہ کے ایک عالم دین اور بزرگ السید احمد رشید نواب کی 4 ربیع الاول 1324ھ کی ایک ایمان افروز تحریر شائع ہوئی جس کا ابتدائی حصہ نہایت پرکیف ہے ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں۔

''ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے یہ سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعوئے مسیحیت ومہدویت کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی کہ اندازہ سے باہر اور خاص کر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا۔ مگر (۔) حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا تو قریب تین ماہ کے امرتسر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت مسیح موعود کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا۔ الغرض ایسی حالت میں یکایک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے حیات و وفات مسیح کے متعلق کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث ناتمام رہی۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی۔ شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھہرا تھا۔ بلا تامل یہ کہہ دیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا۔ کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ راہ میں بلکہ پہنچ کر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں تھیں مگر پہنچتے ہی وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہو گئیں۔ میں اس کو بجز کرامت یا اعجاز کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ قادیان دارالامان میں پہنچ کر دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔

دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے بیعت کر ہی لی۔

اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں۔ ہماری رائے تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتا۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا۔ کہا کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے مہتمم کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف میں مانگوں مجھ کو دی جائے۔ چنانچہ آٹھ دس تصنیف میں نے لیں ازاں جملہ حمامۃ البشریٰ جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے۔ اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر خارق عادت سوائے معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔'' (الفضل 12 فروری 2000ء)

... مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی جناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

مواہب الرحمان

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

قسط اول

مصری جریدہ ''اللواء'' کے ایڈیٹر مصطفیٰ کمال پاشا کو انگریزی زبان میں ایک اشتہار ملا جس میں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ اور آپ کے کامل متبعین کے طاعون سے حفاظت سے متعلق وعدہ الٰہی کا ذکر تھا۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ حفاظت کی بناء پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اور میرے الدار میں رہنے والوں کو طاعون کے ٹیکا کے لگوانے کی ضرورت نہیں۔ اس پر اس مصری اخبار کے ایڈیٹر نے یہ اعتراض کیا کہ آپ نے ٹیکا کی ممانعت کر کے ترک اسباب کیا ہے اور دوا نہ کرنے کو مدار توکل قرار دیا ہے۔ اور یہ امر قرآن مجید کے مخالف اور توکل کے بھی خلاف ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے عربی زبان میں ''مواہب الرحمٰن'' کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جو جنوری 1903ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں ایڈیٹر مذکور کے اعتراض کا مفصل و مدلل جواب دیتے ہوئے اپنے عقائد اور جماعت کے لئے تعلیم اور ان نشانات کا بھی ذکر فرمایا ہے جو گذشتہ تین سال میں ظاہر ہوئے تھے۔ یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد 19 میں ص 217 تا 361 شامل ہے۔ عربی متن کا فارسی ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔ اس کتاب کے اہم مضامین کا اردو ترجمہ جو خاکسار نے کیا ہے وہ پیش ہے:۔

اللہ کی قدرت اسباب میں مقید نہیں

ہر ایک سبب کی انتہا تمہارے رب پر جا کر ہو جاتی ہے اور چند واسطوں کے بعد سلسلہ اسباب مفقود ہو جاتا ہے۔ پھر خالص امر کا مرتبہ آ جاتا ہے جس میں کسی چیز کو اسباب کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا اور اکیلا خدا رہ جاتا ہے اور اسباب منقطع کر دیئے جاتے ہیں اور مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسباب کے لئے چند قدم ہی ہوتے ہیں پھر خالص قدرت ہے جو نہ جانی جا سکتی ہے اور نہ دیکھی جا سکتی ہے۔ اور مخفی خزانے ہیں جو شمار نہیں کئے جا سکتے اور ایک سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں اور ایک لمبا جنگل ہے جس کی مساحت نہیں کی جا سکتی اور جو طے نہیں کیا جا سکتا۔ کیا خالص قدرت معطل ہو گئی اور صرف اسباب ہی رہ گئے۔ یہ تو ٹیڑھی تقسیم ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ نے کس طرح پیدا کر دیا آدم اور عیسیٰ کو۔ اور تو ان دونوں کا ذکر قرآن میں پڑھتا ہے اور پھر بھول گیا۔ کیا تو حضرت موسیٰ کا واقعہ بھول گیا اور سمندر کے پھٹ جانے کا جب کہ موسیٰ سمندر کو عبور کر گیا اور فرعون لئیم غرق ہو گیا پس تمہیں بتاؤ کہ موسیٰ کونسی کشتی پر سوار ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ قصے فضول طور پر بیان نہیں کئے بلکہ ان میں بہت سے معارف رکھے ہیں۔ تا کہ تم جان لو کہ اللہ کی قدرت اسباب میں مقید نہیں ہے اور تا کہ تمہارے ایمان زیادہ ہوں اور تمہاری آنکھیں کھلیں اور شک کی رگ کاٹی جائے اور تا کہ تم جان لو کہ تمہارا رب کامل قدرت رکھتا ہے اور کوئی بھی دروازہ نہیں جو اس کے لئے بند ہو۔ اور اس کی قدرتوں کا کوئی انتہا نہیں اور نہ ہی وہ پرانی ہوتی ہیں............ یہ بھی سمجھ لو کہ اسباب شرک کی بڑی جڑ ہیں جو بخشا نہیں جائے گا اور یہ شرک کے دروازوں میں سے قریب تر اور وسیع تر دروازہ ہے اس کے لئے جو ڈرتا نہیں۔ اور کتنے لوگ ہیں جن کو اس شرک نے تباہ و ہلاک کر دیا اور وہ طبیعی اور دہریوں کی طرح ہو گئے جو ازراہ گزاف اور تکبر دین پر ہنستے ہیں جیسا کہ تو اس زمانہ میں دیکھتا ہے۔ اور ہم حد اعتدال تک اسباب سے منع نہیں کرتے۔ لیکن ان میں انہماک اور ان میں پڑ کر کاموں کو حقیقی طور پر سرانجام دینے والے اللہ کو بھول جانے سے منع کرتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 222)

اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ شان اور تصرف تام

اور اللہ اپنی مخلوق میں اسباب کے ساتھ اور بغیر اسباب کے تصرف فرماتا ہے جس کو عقلمند جانتے ہیں بلکہ اصل مغز یہی ہے اور اسباب کے ساتھ تصرف چھلکے کی طرح ہے۔ پس تو چھلکے پر قناعت نہ کر فرقہ قدریہ کی طرح۔ اور اس کی قدرتوں کا بھید طلب کر تا کہ تجھے دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کو آنکھیں نہیں پا سکتیں اور رائے اس کی حد بست نہیں کر سکتی وہ مادہ اور ہیولیٰ کا محتاج نہیں وہ اس بات پر قادر ہے کہ مریضوں کو بغیر دوا کے شفا دے اور بچوں کو بغیر باپ کے پیدا کرے اور کھیتوں کو بغیر پانی کے اگائے اور کوئی دوا نفع نہیں دے سکتی ہمارے رب اعلیٰ کے حکم کے بغیر جس میں چاہتا ہے تاثیر رکھ دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ اسی کے لئے زمین میں اور بلند آسمانوں میں حکم ہے اور جو ایمان نہیں لایا اس کے تصرف تام پر اور اس نے اس امر کو نہیں پہچانا جس کی نافرمانی مخلوقات کا کوئی ذرہ نہیں کر سکتا اس نے اس کی واقعی قدر نہیں کی اور اس کی شان کو نہیں پہچانا اور نہ ہی ہدایت پائی۔ (روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 228)

خدا تعالیٰ کی عنایات

بلکہ حق بات یہ ہے کہ اس کی سنت (یعنی خدا کی سنت) تحدید اور شمار سے بلند تر ہے اور اس کی عادات ہیں مگر وہ اپنی بعض عادات دوستوں اور متقیوں کے لئے ترک کر دیتا ہے۔ (پھاڑ دیتا ہے) اور ان کے لئے جو کچھ ظاہر کرتا ہے جس کا نہ تصور کیا جا سکتا ہے اور نہ دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو اس کے تلاش کرنے والے ناکام رہتے اور اس کی جناب شناخت نہ کی جاتی۔ اور اس کے عاشق حجاب اور پردوں اور نابینائی میں مر جاتے خدا کی قسم اگر خرق عادات نہ ہوتا تو عبادتوں کے ثمرات ضائع ہو جاتے اور اس کے بندے دشمنوں کے فریبوں میں مر جاتے اور دنیا سے انقطاع کر کے اس کی طرف جانے والے دنیا اور آخرت میں خسارہ پاتے اور ان کی جانیں جدائی میں تلف ہو جاتیں اور وہ ایسی حالت میں مرتے کہ ان کی آنکھیں نہ ہوتیں اور ان جیسا کوئی شقی نہ ہوتا اور اللہ ان کی جنت اور ان کی ڈھال ہے اور وہ اس کے لئے اپنا عیش و آرام چھوڑ دیتے ہیں پس وہ دوست ان کو کس طرح چھوڑ سکتا ہے جو اسی کے ہو گئے ہیں۔ بلکہ اس کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے جو اس کی طرف چل کر آتا ہے خلقت ساری اندھی ہے وہ اس کے اولیا کو نہیں پاتی۔ پس وہ ان نشانوں سے پہچانے ہیں جو دوپہر کی طرح چمکتے ہیں............ اور ہمارا معبود ایک اور قدیم ہے اور جو اس میں شک لاوے وہ کافر ہے لیکن وہ باوجود اس کے اپنے برگزیدوں کے لئے نیا بن جاتا ہے اور نئے پیرایوں میں اپنے اولیاء کے لئے نکلتا ہے گویا وہ ایک اور ہی خدا ہے جس کو کوئی نہیں پہچانتا۔ وہ ان کے لئے ایسے کام کرتا ہے کہ جن کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔ مگر وہ خرق عادت اس کے لئے اختیار کرتا ہے جو اس کے لئے اپنی عادتوں کو چھوڑتا ہے اور پاکیزہ ہوتا ہے اور کسی کے لئے نیچے نہیں اترتا مگر اس کے لئے جو نفس امارہ کی سواری سے اتر آتا اور رضاء الٰہی حاصل کرنے کے لئے موت پر سوار ہو جاتا ہے اور اس کی جناب میں گر پڑتا ہے اور نفس کے جذبات کو جلا ڈالتا اور مٹا دیتا ہے وہ اپنی عادتوں کو مبدلین کے لئے بدلتا ہے اور نئے بننے والوں کے لئے نیا بنتا ہے اور جو فنا ہو جائے اس کو نیا وجود دیتا ہے یہی ہر مومن کا مقصود ہونا چاہئے اور جس نے یہ نہیں دیکھا اس نے کچھ نہیں دیکھا اور وہ اپنے منقطع بندوں کیلئے عجیب عجیب قدرتیں ظاہر کرتا ہے اور ان پر تازہ بتازہ عنایت کرتا ہے اور ان کے لئے ایسے نشان دکھلاتا ہے جن کو کسی نے چھوا نہیں ہوتا اور کوئی ان کے قریب نہیں ہوتا جب وہ تضرع اور ابتہال سے اس کی طرف جاتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے اور ان کو نجات دیتا ہے ہر عذاب سے اور ہر تکلیف سے جب وہ تمام تر کوشش اور توجہ سے کوئی فتح چاہتے ہیں تو خارق عادت کے طور پر ان کے لئے وہ کام کیا جاتا ہے او نامراد ہوتا ہے ہر وہ شخص جو ان کو تکلیف دیتا ہے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتا۔ کس طرح برابر ہو سکتا ہے اللہ کا دوست اور اس کا دشمن کیا تو نہیں جانتا وہ جن کو محبت کی چکی نے پیس دیا ہوتا ہے اور ان پر اپنے محبوب کے لئے قسم قسم کے مصائب پڑتے ہیں وہ ہلاک نہیں کئے جاتے اور اللہ ان پر دو موتیں جمع نہیں کرتا، ایک اپنے ہاتھ سے اور ایک دشمن کے ہاتھ سے تا کہ ہنسنے والے ہنسی نہ کریں۔ پیدائش عالم سے اسی طرح ہوتا آیا ہے اگر وہ ان کو ہلاک کرے تو وہ اس کے بندے ہیں اور اگر وہ ان کی مدد کرے تو دشمن اور اس کا عناد کیا چیز ہے وہ ان کے لئے غلبہ اور بلندی مقدر کرتا ہے وہ ایک قوم ہے جو اس کی چادر کے نیچے مخفی ہے اور اس کے دکھلانے کے بغیر خلقت ان کو نہیں دیکھتی۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 229)

آگ ہماری غلام ہے

اور تم ہمیں ان آگوں (طاعون) سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے''

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 242)

خالص امر

''اور اصل چیز تو اس کا خالص امر ہے اور اسباب تو سایہ کی طرح ہیں''۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 266)

خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا

پس اگر میں کاذب ہوں تو عنقریب ہی مجھے خس و خاشاک کی طرح پھینک دیا جائے گا اور اگر میں

صادق ہوں تو کون میرے نور کو اپنے حیلوں سے بجھا سکتا ہے اور خدا کی قسم میں مسیح موعود ہوں اور میرے ساتھ بے حد محبت کرنے والا رب ہے اور خدا کی قسم وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اگرچہ پہاڑ بھی میری مخالفت کریں اور خدا کی قسم وہ مجھے نہیں چھوڑے گا اگرچہ دوست اور اہل وعیال مجھے چھوڑ دیں اور خدا کی قسم وہ مجھے بچائے گا اگرچہ دشمن تلواروں سے آئیں اور خدا کی قسم وہ میرے پاس آئے گا اگرچہ میں جنگلوں میں پھینک دیا جاؤں۔ پس وہ تمام تدابیر کرلیں اور کوئی ڈھیل نہ چھوڑیں۔ عنقریب وہ اس کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 271)

اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان رعب

نفس کو کوئی کفارہ گناہوں سے باز نہیں رکھتا بلکہ کفارہ کے پرستاروں کے نفس بدی کے سخت حکم دینے والے ہوتے ہیں اس کو تو صرف کامل اور لرزا دینے والی معرفت ہی روکتی ہے۔ اور وہ دیدار جو ڈرانے والا اور خوف میں ڈالنے والا ہوتا ہے۔ پھر محبت کی حکومت آتی ہے اور اس کے خیمے دلوں پر گاڑے جاتے ہیں اور بتایا گناہوں سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے لیکن پہلی چیز جو نفس کی بستی میں داخل ہوتی ہے اور اس کی عمارتوں کو ڈھاتی اور اس کے باعزت باشندوں کو ذلیل بناتی ہے وہ سخت خوف اور اللہ کا عظیم الشان رعب ہے جو بشری قویٰ پر مستولی ہو جاتا ہے اور ان کو پاش پاش کر دیتا ہے اور اس کے اور اس کی خواہشات میں دوری ڈالتا ہے اور اس کا کامل تزکیہ کرتا ہے اور یہ ممکن نہیں ہوتا کہ انسان اس حی اور غیور کی رویت اور اس یقین کے بغیر جو جھوٹ کے خیمے اکھاڑ دیتا ہے پاک ہو سکے۔ اور اللہ کی رویت اس دار الحجاب میں صرف نشانوں سے ہوتی ہے اور نشان انسان کو ظلمات سے نکال دیتے ہیں یہاں تک کہ صرف روح باقی رہ جاتی ہے اور ہوا و ہوس جاتی رہتی ہے اور انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں تک عقل نہیں پہنچ سکتی کوئی شخص آسمان کے ملکوت میں داخل نہیں ہوتا مگر اس رویت اور پردہ اٹھنے کے بعد پس حاصل کلام یہ کہ گناہوں سے نجات ممکن نہیں مگر اللہ کی رویت کے ساتھ جو پاک ترین تجلیات کیساتھ ہو اور یہ مقام کسی کو نہیں ملتا مگر نشانات (یعنی معجزات) دیکھنے کے بعد۔ جس نے اس شب باشی کے مقام میں رحمان کو نہ دیکھا اس نے کیا دیکھا ایسی اندھی زندگی سے انسان کے لئے موت بہتر ہے۔ یہ دنیا اور اس کی زینت تو لہو و لعب ہے جس سے سعید دھوکہ نہیں کھاتے بلکہ وہ ہر موت کو اختیار کرتے ہیں تا کہ وہ اپنے رب کو دیکھ سکیں پس وہی دراصل زندہ ہیں دنیا تو ایک ملعون چیز ہے جو اس کا طالب ہو جاتا ہے اس پر کس طرح رحم کیا جائے گا پس تو اپنے گھوڑے کو (یا سواری کو) لگام دے پیشتر اس کے کہ اس کو خدا کی طرف سے لگام دی جائے۔

(روحانی خزائن جلد 19 ص 274)

خلوت سے محبت

کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں شہرت چاہتا ہوں جس کی وجہ سے وہ حسد کرتے ہیں۔ خدا کی قسم میں تو علیحدگی کی غار کو پسند کرتا ہوں کاش وہ جانتے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ میں گوشہ تنہائی سے نکل کر لوگوں کے پاس آؤں مگر میرے رب نے مجھے نکالا حالانکہ میں فطرتاً اسے ناپسند کرتا تھا۔ اور شہرت سے سخت متنفر تھا اور میرے لئے خلوت سے زیادہ لذیذ چیز کوئی نہیں تھی پس میرا کیا گناہ کہ میرے رب نے مجھے میرے حجرہ سے لوگوں کی اصلاح کے لئے نکالا۔

(روحانی خزائن جلد 19 ص 310)

اللہ تعالیٰ کے انعامات اور تلطفات

پھر جب اس نے (خدا نے) میرے پاس بہت سے لوگ جمع کر دئے اور مجھے تہی دست دیکھا تو مجھ پر انعام کیا اور غنی کیا اور وہ میرے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی میں ہوں اور میرے لئے ان کے لئے نکلتا ہے جو میرے دشمنوں میں سے مقابلہ کے لئے آتے ہیں۔ اور میرا اس کے ساتھ ایک بھید ہے جس کو کوئی غیر زمین اور آسمان میں نہیں جانتا اور جب اس نے کہا کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے، میرے والد کی وفات کے دن پس خدا کی قسم میں نے ایسا آرام اور آسائش اپنے باپ کے وقت میں نہیں پایا تھا جو کہ مجھے اپنے رب کے عہد میں ملا۔ اور جب اس نے مجھے محبت کی گمراہی میں دیکھا اور مجھے ہدایت کی بشارت دی پس بخدا اس نے مجھے پورے طور پر کھینچ لیا اور فہم کے دریا میری طرف جاری کئے اور جب اس نے کہا میں تجھے غنی کروں گا اور تجھ کو تنگ دستی میں نہیں چھوڑوں گا پس خدا کی قسم اس نے مجھ پر انعامات کئے اور میرے ساتھیوں پر بھی جو میرے پاس جمع تھے۔

(روحانی خزائن جلد 19 ص 314)

جماعت کے لئے تعلیم

نہیں داخل ہوتا ہماری جماعت میں مگر وہ جو دین (حق) میں داخل ہو اور کتاب اللہ کی اور سنت نبویؐ کی پیروی کرے اور اللہ پر اس کے رسول کریم اور رحیم پر اور حشر اور نشر اور جنت اور دوزخ پر ایمان لائے اور وعدہ کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ دین (حق) کے سوا کسی دین کو نہیں چاہے گا۔ اور اسی دین پر مرے گا جو کہ فطرت کا دین ہے اللہ بہت علم والے کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اور وہ سب کچھ کرتا ہے جو سنت اور قرآن اور صحابہ کرام کے اجماع سے ثابت ہے۔ اور جس نے یہ تینوں چیزیں چھوڑ دیں اس نے اپنے نفس کو آگ میں چھوڑ دیا اور اس کا انجام ہلاکت اور تباہی ہوتا ہے۔ اے بھائیو یہ جان لو کہ ایمان بغیر عمل صالح اور تقویٰ کے متحقق نہیں ہوتا پس جس نے جان بوجھ کر تکبر سے عمل کو چھوڑ دیا اس کا ایمان ہلاک ہوا حضور کوئی حیثیت نہیں رکھتا پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اے بھائیو اور نیکیوں کی طرف جلدی کرو اور موت سے پہلے بدیوں سے بچ جاؤ اور تم کو دنیا کی تازگی اور سرسبزی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ ہی اس دنیا کی چمک اور زینت کیونکہ یہ سراب ہے جس کا انجام ہلاکت ہے اور اس کی شیرینی کڑواہٹ اور اس کا نفع نقصان ہے اور اس کے مراتب میں ترقی کرنے والے نیزوں کے نشانہ کی جگہ کی مانند ہیں اور اس کی شوکت میں رغبت رکھنے والے کانٹوں سے مجروح کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور جو اس کے مال پر جھکتا ہے وہ نیکیوں کے دفینوں سے دور رہتا ہے اور جو اس کے سرداروں میں داخل ہوتا ہے وہ صراط مستقیم سے نکل جاتا ہے اور اس کا نور ظلمت ہے اور اس کی مدد ظلم ہے پس اس کی طرف سارے نہ جھک جاؤ کیونکہ اس میں تیرنے والا ڈوبتا ہے اور سیلاب سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور اس کا قصد اس طرح سے نہ کرو کہ دین سے فارغ ہو کر بیٹھ جاؤ اور اس کو دین کے راستے میں خادم کے طور پر سمجھو نہ کہ اس کو دوست بناؤ اور یہ حرص نہ کرو کہ تم تمام لوگوں سے امیر بن جاؤ کشادہ ہاتھ اور متمول اور دین میں اپنا حصہ نہ بھول جاؤ کیونکہ اس صورت میں تمہیں ایک ذرہ شعاع کا عطا نہ کیا جائے گا اور دنیا تمہارے باپ داداوں کو کھا چکی ہے پس وہ تمہیں اور تمہاری بیویوں اور بیٹوں کو کس طرح چھوڑ دے گی اور تم کسی کو نفسانی کینہ کی وجہ سے بیوقوفوں کی طرح دشمن نہ بناؤ اور اپنے نفسوں کو ہر قسم کے کینہ سے پاک کرو اور عہدوں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو اور تم اپنے نفسوں کے غلام نہ بنو رہائی کے بعد اور تم اللہ کے ان بندوں کی طرح ہو جاؤ جو جب قسم کھاتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں کرتے اور جب موافقت کرتے ہیں تو نفاق نہیں کرتے اور جب دوستی کرتے ہیں تو دشنام دہی نہیں کرتے اور تم شیطان راندے ہوئے کی پیروی نہ کرو اور رب کریم کی نافرمانی نہ کرو اگرچہ عذاب الیم سے مر جاؤ۔ اللہ کے لئے سایہ سے بھی زیادہ فرمانبردار ہو جاؤ اور شفاف پانی سے بھی زیادہ صفا ہو جاؤ۔ اور اپنے افعال کے ساتھ نصیحت کرو نہ کہ محض اقوال کے ساتھ اور زبان کی نگہداشت کرو اور دلوں کو پاک کرو۔ جب تم کوئی تنازع کرو تو اسے امام کی طرف لوٹا دو اور جب وہ فیصلہ کر دے تو اس پر راضی ہو جاؤ اور جھگڑوں کو قطع کرو اور اگر تم راضی نہیں ہوتے تو تم محض زبان سے ایمان لائے نہ کہ دل سے۔ پس ڈرو کہ گناہ پر اصرار کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں بیدار ہو جاؤ تا تم ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ اور اپنے رب کیلئے ہو جاؤ اور دین کو دنیا پر ترجیح دو اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ سے نہیں ڈرتے اور اس کے بندوں سے ڈرتے ہیں اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور خدا کی طلب کو بھول جاتے ہیں دنیا کے فرزندوں کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ذلت ہوتی ہے۔ تم اللہ کے گواہ ہو پس تم شہادت کو مت چھپاؤ اور اس کے بندوں کو خبر دو کہ آگ بھڑک رہی ہے پس اس سے ڈرو اور ملک وباز دہ ہو رہے ہیں ان سے بچو بیشک دنیا درختوں سے پُر وادی ہے اور اس کے شیر پھاڑنے والے ہیں پس تم اس کے راستوں میں نہ جاؤ اور اپنے نفسوں کو جرأت اور بے باکی سے منع کرو۔ اور ان کو پاک کرو اور سفید کرو چاند کی طرح اور ان کو نہ چھوڑو یہاں تک کہ وہ میل اور عیب سے پاک ہو جائیں۔ اور فلاح پا گیا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا اور نامراد ہو گیا جس نے اس کو بدی میں دھنسا دیا۔ اور صرف بیعت کر لینے کو ہی کافی نہ سمجھو بغیر پاکیزگی اور تزکیہ کے اور تم فطرت کی تیاری کے بغیر ایسی دختر کی طرح ہو جس کی شادی بلوغت سے قبل ہو گئی ہو اور تم معرفت کا چشمہ ان لوگوں میں تلاش نہ کرو جن کو بصیرت کی آنکھ نہیں دی گئی اور **میرے ساتھ اس طرح تعلق پکڑ لو جس طرح شگوفہ درخت کے ساتھ پکڑتا ہے تا کہ تم شگوفہ سے پھل بن جاؤ۔ تقویٰ اختیار کرو تقویٰ اختیار** کرو۔ اے عقلمندو اور اس کی طرح نہ ہو جاؤ کہ جس نے اپنی باگ شہوات کی طرف موڑ لی ہو اور تم اس رب کی عظمت کو نہ بھول جاؤ جو تمہاری ہر حرکت کو دیکھتا ہے اللہ نہیں محبت کرتا مگر صاف دلوں کے ساتھ اور پاک نفسوں کے ساتھ اور انتہائی کوشش کرنے والی ہمتوں کے ساتھ۔ پس جب تم اس طریق کو چھوڑتے ہو تو اس کی نگاہ میں ردی چیز کی طرح ہو جاتے ہو پس تم سستی اور غافلوں کی زندگی سے بچو اور اپنے رب کو راضی کرو اس کے حضور کھڑے ہو کر اور سجدے کر کے اس طرح کہ تمہیں چین نہ آئے اور اس کے حدود کی حفاظت کرو اور خالص بندے بن جاؤ۔

قرآن کریم کا فن اور خلاصہ

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

چھوٹی سے چھوٹی سورۃ بھی اگر قرآن شریف کی لے کر دیکھی جاوے تو معلوم ہوگا کہ اس میں فصاحت وبلاغت کے مراتب کے علاوہ تعلیم کی ذاتی خوبیوں اور کمالات کو اس میں بھر دیا ہے۔ سورۃ اخلاص ہی کو دیکھو کہ توحید کے کل مراتب کو بیان فرمایا ہے اور ہر قسم کے شرکوں کو رد کر دیا ہے۔ اسی طرح سورۃ فاتحہ کو دیکھو کہ کس قدر اعجاز ہے۔ چھوٹی سی سورۃ جس کی سات آیتیں ہیں۔ لیکن دراصل سارے قرآن شریف کا فن اور خلاصہ اور فہرست ہے۔ اور پھر اس میں خدا تعالیٰ کی ہستی، اس کے صفات، دعا کی ضرورت، اس کی قبولیت کے اسباب اور ذرائع، مفید اور سود مند دعاؤں کا طریق۔ نقصان رساں راہوں سے بچنے کی ہدایت سکھلائی ہے، وہاں دنیا کے کل مذاہب باطلہ کا رد اس میں موجود ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ [illegible])

حنیف احمد محمود صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ

آپ کی دعا سے اولاد نرینہ عطا ہوئی

میرے بیٹے عزیزم سعید الدین احمد (واقف نو) کی پیدائش ایک معجزے سے کم نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں کی قبولیت کا ثمرہ ہے۔ اس کی پیدائش Bo شہر کی ہے جو سیرالیون کے جنوبی صوبے کا دارالخلافہ ہے۔ جہاں میں بطور مربی خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ وقف نو کی بابرکت تحریک نے جہاں دنیا بھر کے احمدیوں کے گھروں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے بھر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے خاکسار اور خاکسار کے اہل خانہ کو بھی اس مبارک تحریک میں شمولیت کی وجہ سے انعامات سے نوازا ہے۔ اور یہ واحد نرینہ اولاد ہے جو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اس مبارک تحریک کے تحت عطا فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف نو کی تحریک کا اعلان فرمایا۔ تو میری اہلیہ محترمہ زکیہ فردوس کوثل صاحبہ امید سے تھیں۔ محترم خلیل احمد مبشر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون نے مجھے اس تحریک سے آگاہ کیا اور اس تحریک کے تحت ہونے والے بچے کو وقف کرنے کی تحریک کی۔ خاکسار نے اپنی اہلیہ محترمہ کے مشورہ سے فوراً حضور کو بچہ وقف کرنے کا خط لکھ دیا۔ اور یوں میرے بچے کا شمار ابتدائی واقفین نو میں ہوا اور اس کو 70B نمبر الاٹ ہوا۔

چونکہ پہلے میری تین بیٹیاں تھیں اس لئے طبعاً نرینہ اولاد کی خواہش تھی۔ خود بھی دعا کی، احباب جماعت سے بھی دعا کی درخواست کرتا رہا اور سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو دعائیہ خطوط لکھے اور یہ فیصلہ کیا کہ ہر جمعۃ المبارک کو ایک دعائیہ خط حضور کی خدمت میں بھجوایا کروں گا۔ چنانچہ اس سارے عرصہ کے دوران حضرت صاحب کی طرف سے بہت ہی زیادہ تسلی و تشفی والے خطوط موصول ہوتے رہے۔ جس میں حضور نے نرینہ اولاد اور صحت مند نرینہ اولاد کی دعا سے نوازا۔ بلکہ ایک خط میں میری "گھبراہٹ" پر تحریر فرمایا:-

"آپ کا خط ملا، گھبرائیں مت، دینی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ اس دفعہ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ چندے ماہتاب لڑکے سے نوازے گا"۔

چونکہ خطوط محترم امیر صاحب کی وساطت سے ملتے تھے۔ ایک اور احمدی دوست کے خط میں حضور نے "چندے ماہتاب اولاد" کے الفاظ استعمال فرمائے اور میرے خط میں "چندے ماہتاب لڑکے" کے الفاظ سے دعا دی۔ اور یوں مکرم امیر صاحب نے فون پر مجھے حضور انور کے الفاظ میں پوشیدہ خوشخبری سے آگاہ کیا۔ ولادت کا وقت جوں جوں قریب آ رہا تھا، خاکسار نومولود کا نام رکھنے کی بھی درخواست کر رہا تھا۔ حضور کی شفقت میرے شامل حال تھی۔ کہ میرے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ "نام پہلے بھجوا چکا ہوں"۔ نام والا خط مجھے بہت بعد میں ملا۔ جس میں حضور نے اپنے دست مبارک سے "سعید الدین احمد / سعدیہ محمود" تحریر فرمایا۔ خاکسار کی اہلیہ نے دوران حمل خواب دیکھا کہ "چاندنی رات ہے اور اکتوبر کا مہینہ ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ جو جسم کو بھلی محسوس ہو رہی ہے اور چاند اپنے پورے جوبن کے ساتھ چمک رہا ہے اور آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے"۔ حضور کو جب یہ خواب بھجوائی گئی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ "اس کی پیدائش سے پہلے والی خواب مبارک ہے۔ الحمد للہ..........اور عزیزم سعید الدین احمد کی پیدائش اکتوبر میں ہی ہوئی۔ چاندنی رات تھی اور جمعہ کا مبارک دن تھا۔ بادلوں کی آغوش میں ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور بعد میں موسلا دھار بارش بھی ہوئی۔

افریقہ میں تمام جدید قسم کی سہولیات سے محروم علاقہ ہو، جس میں طبی معائنہ کرنے کا بھی معقول انتظام نہ ہو، وہاں اگر ڈلیوری کیس پیچیدہ ہو جائے تو پھر باری اللہ ہی اپنے فضلوں سے تمام روکیں دور کرتا ہے اور فضل بھی وہ جو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل نازل ہو رہے ہوں۔ خاکسار کی اہلیہ کا معاملہ بھی پیچیدگی اختیار کر گیا تھا اور دوران حمل Internal bleeding ہوتی رہی جس کا ڈاکٹر کو اندازہ نہ ہو سکا۔ بچے کی پیدائش پر ڈاکٹر جو عیسائی تھے اور نام ان کا Mr. Frazor تھا، میرے پاس آئے۔ پریشانی کے عالم میں مجھے بیٹے کی اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ "تمہاری بیوی اور بچہ کس طرح زندہ ہیں۔ اس قدر Internal bleeding ہے کہ ایسی حالت میں زچہ بچہ کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ میری زندگی میں زچہ و بچہ کا ایسی حالت میں محفوظ رہنے کا یہ پہلا کیس ہے۔" خاکسار نے جواباً کہا کہ "ڈاکٹر فریزر! اس بچے کے لئے ایک عظیم روحانی ہستی نے دعائیں کر رکھی ہیں جو خدا کے حضور مقبول ہوتی ہیں۔" ڈاکٹر فوراً کھڑے ہو گئے اور بولے کہ کیا میں ایسی ہستی کو دیکھ سکتا ہوں، جس کی دعائیں آج کی دنیا میں بھی مقبول ہوتی ہیں اور میں نے اگلے روز ڈاکٹر صاحب کو قرآن کریم انگریزی اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ پیش کیا جو انہوں نے بخوشی قبول کر لیا اور کہا "کہ میں ہر صبح بائبل کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا کروں گا۔" چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک دو ماہ تک سیرالیون کا دورہ کرنے والے تھے۔ حضور کی تشریف آوری پر خاکسار نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی حضرت صاحب سے ملاقات کروا دی۔

حضور نے خاکسار اور اہلیہ محترمہ کے خطوط (جن میں ملک کے خراب معاشی حالات کا ذکر تھا) کے جواب میں ایک دفعہ تحریر فرمایا تھا کہ "اس بچے کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ اس ملک کے حالات بدل دے گا۔" حضور کی اس دعا کو بھی ہم نے اپنی آنکھوں سے قبول ہوتے دیکھا۔ حکومت نے معاشی حالت بہتر بنانے کے لئے بعض ایسے اقدامات کئے، جن کی وجہ سے ملک کی معیشت بہت بہتر ہو گئی اور Bo (سیرالیون کا دوسرا بڑا شہر اور سب سے بڑے صوبہ کا دارالخلافہ تھا) شہر جو بجلی جیسی نعمت سے محروم تھا میں بجلی کا انتظام بھی ہو گیا۔

حضور کی شفقت

حضور کی سیرالیون آمد پر حضور نے میرے بیٹے کے لئے شفقت بھرے جذبات کا اظہار فرمایا ائرپورٹ پر ہم سب حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ چونکہ حضور نے انٹرنیشنل ائرپورٹ Lungi (لنگی) سے بذریعہ ہیلی کاپٹر فری ٹاؤن ائیرپورٹ پر آنا تھا، حضور کا عملہ پہلی پرواز میں آ گیا۔ جن میں مکرم ہادی علی چوہدری صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) جو جامعہ احمدیہ میں میرے ہم جماعت بھی رہے ہیں شامل تھے۔ مجھے دیکھتے ہی بولے کہ "حنیف دعاؤں کے زور پر نرینہ اولاد سے اپنی جھولی بھر لی ہے"..........

معاً بعد جب حضور تشریف لائے۔ ابتدائی سلام دعا کے بعد VIP Room میں خاکسار حضور انور کی طرف ترسی ہوئی مگر محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اپنے آقا سے سات سال بعد ملاقات کا موقع مل رہا تھا۔ حضور نے اس انداز میں اپنی طرف مجھے دیکھتے ہوئے بلایا۔ معانقہ ہوا حضور انور نے حال احوال پوچھا۔ اہلیہ محترمہ کا پوچھا اور فرمایا "ننھا مجاہد کہاں ہے" میں نے عرض کی کہ حضور وہ تو Bo میں ہے، جہاں میں مقیم تھا۔ فرمایا "ہاں، کل ہم وہاں جا رہے ہیں۔ ملاقات ہوگی"۔ حضور جب Bo تشریف لائے تو کیا عجب نظارہ تھا۔ ہر طرف نور ہی نور بکھرا ہوا نظر آتا تھا۔ حضور انور کی رہائش تو کسی سرکاری گیسٹ ہاؤس میں تھی۔ حضور انور جب "بیت الذکر" نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے تو ملحقہ مشن ہاؤس میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ بھی ہمراہ تھیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے میری اہلیہ محترمہ سے فرمایا "کہ حضور تمہارے بچے کے لئے لندن سے تحفہ لائے ہوئے ہیں، جو میں فری ٹاؤن بھول آئی ہوں۔ واپسی پر وہ مجھ سے لے لیں۔" اس قدر پیار و شفقت میرے آقا کی اپنے غلام کے ساتھ۔ میں نے جب وہ پیکٹ وصول کیا تو روزمرہ کے استعمال کی ہر چیز اس پیکٹ میں موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ میرے آقا کی مغفرت فرمائے اور میرے بیٹے کو وقف کے تمام تقاضوں پر پورا اترنے کی توفیق دے۔

نماز کسوف کی کیفیت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تب آپؐ نماز کسوف پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ ہمیں احساس ہونے لگا کہ آپؐ کبھی رکوع نہیں کریں گے۔ پھر آپؐ رکوع میں چلے گئے پھر آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کیا کہ گمان ہوتا تھا کہ شاید آپؐ رکوع میں ہی رہیں گے اور سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر آپؐ نے ایک طویل رکوع کے بعد سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کے بعد بھی اتنی دیر کھڑے رہے کہ شاید اب آپؐ سجدہ میں نہیں جائیں گے۔ پھر آپؐ سجدہ میں چلے گئے۔ پھر آپؐ نے اتنا لمبا سجدہ کیا اتنا لمبا سجدہ کیا کہ ہمیں لگتا تھا کہ آپؐ سجدہ میں ہی پڑے رہیں گے اور کبھی سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر ہم نے آپ کو سجدہ کی حالت میں آہیں بھرتے سنا اور آپؐ سجدہ میں روتے رہے اور اپنے مولیٰ کے حضور عرض کرتے رہے کہ یا رب کہیں یہ گرہن اس لئے تو نہیں لگا کہ اب میری قوم پر تیرا عذاب آنے والا ہے اے میرے مولیٰ ایسا تو نہ کیجیو۔ اے میرے اللہ کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا ہوا کہ جب تک میں اس قوم میں ہوں تو اس پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔ میرے مولیٰ کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا ہوا کہ جب تک میری قوم تجھ سے تیری بخشش طلب کرتی رہے گی تو ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔ میرے آقا یہ سچ ہے کہ وہ لوگ تیرے حضور جھک کر تیری بخشش نہیں مانگتے۔ لیکن مولیٰ میں اور یہ میرے ساتھی ہم سب مل کر ان کے لئے تیری بخشش مانگتے ہیں۔ اللہ ہماری استغفار ان کے حق میں قبول کر لے اور ان پر عذاب نازل نہ کر۔

عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ پھر حضور ﷺ نے اسی کیفیت میں دوسری رکعت بھی پڑھی۔ جب حضور ﷺ نماز ختم کر چکے تو گرہن جاتا رہا اور سورج کا چہرا صاف ہو گیا تب آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور اس کی حمد بجا لائے۔ پھر آپؐ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا دیکھو سورج اور چاند خدا کے نشانات میں سے دو نشان ہیں پس جب ان کو گرہن لگا کرے تو خشیت کے ساتھ خدا کے حضور جھک کر اس کو یاد کیا کرو۔

(شمائل الترمذی باب فی بکاء رسول اللہ)

مکرم بشیر احمد حیات صاحب

مکرم بشیر احمد حیات صاحب جو حضور انور کی مجالس عرفان میں سوالات کرنے کی وجہ سے دنیا بھر میں جانے جاتے تھے وہ مورخہ 8/ مارچ 2003ء کو وفات پا گئے۔ 1991ء میں وہ جب ربوہ آئے تو نمائندہ الفضل نے ان کے ساتھ ملاقات کی اور ان کے بارہ میں بعض باتیں دریافت کر کے الفضل میں شائع کیں جو ہدیہ قارئین ہیں:۔

مکرم بشیر احمد حیات صاحب لندن میں رہتے ہیں 1988ء میں ان کے بیٹے کی شادی ہوئی تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ نکاح میں فرمایا کہ دولہا کے والد بذات خود اس وقت دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں میں معروف ہیں۔ حتیٰ کہ جب میں نائیجیریا کے دورہ پر تھا تو ایک مجلس میں سوال ہوا کہ بشیر حیات صاحب کا کیا حال ہے۔؟ جب میں نے پوچھا کہ آپ کو بشیر حیات صاحب کا کس طرح پتہ چلا تو سوال کرنے والے نے بتایا کہ ان کے ذریعہ ہمیں حضور کی کیسٹیں ملتی ہیں۔

(الفضل 3 دسمبر 1988ء)

حضور انور جب 1984ء میں لندن تشریف لائے تو حضور نے بڑی کثرت سے مجالس عرفان منعقد فرمائیں۔ ان مجالس میں انہیں بڑی کثرت سے سوالات کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ ان مجالس کی کیسٹیں جب دنیا بھر کی جماعتوں میں پہنچیں تو مکرم بشیر احمد حیات صاحب کا نام بھی احباب جماعت تک پہنچا۔

حضور کی مجالس عرفان میں مکرم بشیر احمد حیات صاحب نے اس قدر کثرت سے سوالات کئے کہ بعض دوست آپ سے ناراض ہو گئے اور کہا کہ آپ تو سارا وقت لے جاتے ہیں۔ یہ محبتوں کا مقابلہ تھا اور دوستوں کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے محبت تھی جو ایسی باتیں کہلواتی تھی۔

مکرم بشیر احمد حیات صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ وہ 28/نومبر 1920ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1938ء میں قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ چار سال مرے کالج سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ 1943ء میں قادیان سے مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے والد محترم محمد عمر حیات صاحب مشرقی افریقہ میں 1922ء سے آباد تھے۔ کینیا کے دارالخلافہ نیروبی کے راستہ سے صوبہ نیانزا کے مرکزی شہر کسموں پہنچے۔ کچھ عرصہ کاروبار کے سلسلہ میں یہاں رہے۔ اس دوران کسموں جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ دعوت الی اللہ کے مواقع بھی میسر آتے رہے۔ مربیان سلسلہ کے ساتھ عملی میدان میں خدمات انجام دیتے رہے اور اس علاقہ کے ایک افریقن دوست مکرم فضل احمد اوڈیرا صاحب آف کسموں کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے میں ان کی بہت سی کوشش شامل ہے۔

مشرقی افریقہ کے قیام کے دوران کا ایک دلچسپ واقعہ انہوں نے اس طرح سنایا کہ 1967ء کی بات ہے کہ کسموں کے مربی مکرم منیر الدین احمد صاحب کو علاقہ کے احباب سے متعارف کرانے کی غرض سے میں کسموں گیا اور مربی صاحب کو ساتھ لے کر دوسرے شہر کسی (Kissi) جانے کا پروگرام بنایا۔ وہاں پہنچتے ہی پولیس والوں نے سب سواریوں کو گھیر لیا اور چیکنگ کرنے لگے۔ ہمیں بھی لائن میں کھڑا ہونا پڑا۔ ہم سے پاسپورٹ طلب کئے۔ پھر ہم دونوں کو ڈی سی کے پاس لے گئے ڈی سی سے تعارف ہوا تو وہ ہم سے بڑے اچھے رنگ میں پیش آیا۔ ہمیں چائے پلائی اور کہا کہ آپ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں۔ پولیس والے شرمندہ ہوئے اور معذرت کی۔

مکرم بشیر حیات صاحب نے بتایا کہ 1950ء میں انہیں کینیا شیل لمیٹڈ میں نوکری مل گئی۔ اس کے لئے انہیں نیروبی آنا پڑا۔ وہاں پر یہ 1968ء تک رہے۔ خدام الاحمدیہ کے زعیم کے علاوہ بطور محاسب نیروبی جماعت کی خدمت کا موقع ملا۔

1968ء میں مستقل طور پر مع اہل و عیال لندن میں رہائش اختیار کرلی۔ 69ء سے لے کر 85ء تک اسکاٹ لینڈ یارڈ لندن میں ملازمت کر کے پنشن پر ریٹائر ہوئے۔

لندن آنے کے بعد بھی خدمات دین کا سلسلہ جاری رکھا اور اکاؤنٹس کے کام کے علاوہ سیکرٹری نصرت جہاں کے طور پر خدمات انجام دیں۔

85ء میں نوکری سے ریٹائر ہوئے تھے حضور کی منظوری سے نائب وکیل المال صاحب یو۔ کے کے دفتر میں اکاؤنٹس کا کام تقریباً دو سال کرنے کے بعد پریس اینڈ پبلیکیشن سیل میں حضور کی منظوری سے تبدیلی ہوئی۔

مکرم حیات صاحب کو اس عرصہ میں قادیان اور ربوہ جانے کا اتفاق ہوا اور ان دونوں بابرکت مقامات کی زیارت کا موقع ملا۔ 10/ستمبر 82ء کو بیت بشارت سپین کی افتتاحی تقریب میں مع اہلیہ شامل ہونے کا موقع ملا۔ امیر جماعت یو۔ کے مکرم رفیق احمد حیات ان کے بیٹے ہیں دسمبر 1991ء میں مکرم حیات صاحب کو صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ 1959-60ء کے بعد اب مجھے قادیان اور ربوہ میں حاضر ہونے کی توفیق ملی۔ اس لئے اس روحانی سفر میں خاص لذت حاصل ہوئی اور درویشان قادیان کی ملاقات کے علاوہ بابرکت مقامات پر دعاؤں کی جو لذت حاصل ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔

انہوں نے بتایا کہ واہگہ بارڈر کے راستے بذریعہ بس قادیان میں داخل ہونے سے معاً پہلے منارہ کو دیکھ کر ایک عجیب کیفیت ہوئی۔ جسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس مقدس بستی میں برکات کے حصول اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر دور دراز سے سفر کے بعد محض صد سالہ جلسہ میں شمولیت کے لئے حاضر ہوئے۔ اس چھوٹی سی بستی میں 25 ہزار نفوس کی شمولیت سے اتنی رونق ہوئی کہ قادیان کی گلیوں میں برسوں کے بچھڑے ہوئے ایسے پیار سے ملتے تھے کہ دیکھنے والوں کے لئے وجد کا سا سماں تھا۔ ہر نسل اور رنگ کے لوگ۔ ہر ملک کے باسی ایک دوسرے کو ایسے ملتے تھے جیسے وہ انہیں دیر سے جانتے ہوں۔ ایک مقصد کے لئے اکٹھے ہونے کے باعث کسی قسم کی دوری نہ رہی خوب جی بھر بھر کے گلے ملے۔ جدا ہونے پر اداس ہوئے اور آئندہ واپسی کی امید لے کر رخصت ہوئے۔

مکرم حیات صاحب نے بتایا کہ وہ دو کتب کی تیاری کے سلسلہ میں ربوہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور مختلف احمدی خاندانوں کے سربراہوں اور بزرگان سلسلہ کے حالات کے تذکرے انگریزی زبان میں تیار کر رہے ہیں۔

(الفضل 12 فروری 1992ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 3495 میں امۃ العزیز بٹ زوجہ محمد احسان بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزن 187 گرام 800 ملی گرام مالیتی -/106107 روپے۔ 2۔ حق مہر -/32 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ العزیز بٹ زوجہ محمد احسان بٹ ناصر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد قمر ولد بشیر احمد قمر کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا نعیم احمد ولد مرزا عبدالحق گول بازار ربوہ

مسل نمبر 34952 میں ظاہرہ قمر بنت سمیع اللہ قمر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 6 گرام مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ظاہرہ قمر بنت سمیع اللہ قمر کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک منصور احمد عمر وصیت نمبر 16557 گواہ شد نمبر 2 عطاء اللہ وصیت نمبر 13238

مسل نمبر 34953 میں سلمیٰ الکبریٰ زوجہ ناصر احمد ڈھلوں قوم ڈھلوں پیشہ ٹیچر، عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات مالیتی -/45000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8800 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سلمیٰ الکبریٰ زوجہ ناصر احمد ڈھلوں دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالستار بدر وصیت نمبر 20506 گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی ضلع ساہیوال لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم عبدالعلی نیر صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ سمیعہ خان صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالخالق خانصاحب مقیم جرمنی سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر مورخہ 23 مئی 2003ء کو بعد از نماز جمعہ احمدیہ بیت الحمد ساہیوال میں مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ ساہیوال نے کیا۔ عبدالعلی نیر صاحب مکرم چوہدری عبدالمومن خان صاحب ابن حضرت چوہدری عبدالسلام خان صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر عبدالقادر خان صاحب مرحوم حلقہ راج گڑھ لاہور کا نواسہ ہے۔ سمیعہ خان صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر خان صاحب ابن حضرت چوہدری عبدالحیٔ خان صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم چوہدری خلیل الرحمٰن خان صاحب مرحوم آف شورکوٹ شہر کی نواسی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

اطفال ربوہ کی علمی ریلی

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی علمی ریلی 13 تا 16 جون 2003ء منعقد ہوئی۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ خالد افتخار صاحب مہتمم اطفال پاکستان تھے۔ ریلی کے دوران 16 علمی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں 954 اطفال نے حصہ لیا۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل تھے۔ تلاوت عہد نظم اور رپورٹ کے بعد آپ نے انعامات تقسیم کئے اور اطفال کو نصائح کیں۔ اس تقریب میں 170 اطفال سمیت 250 حاضری رہی۔ اللہ تعالیٰ اس ریلی کے مفید نتائج پیدا فرمائے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سندھ میں تمام اضلاع کے دورہ پر ہیں۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایا جات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

امراء، صدران، مربیان، معلمین اور تمام حضرات سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

سانحہ ارتحال

مکرم ظہیر احمد ندیم صاحب دارالنصر شرقی ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرم محمد صدیق صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب مرحوم آف اٹھوال مورخہ 11 جون 2003ء کو بعمر 78 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات کی توفیق ملی۔ مورخہ 12 جون کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سید لطیف احمد صاحب صدر محلہ دارالنصر شرقی نے دعا کرائی۔ مرحوم مکرم محمد انور نسیم صاحب مربی سلسلہ کے والد محترم اور خاکسار کے خالو تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور پانچ بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے سایہ رحمت میں بلند مقام سے نوازے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تربیتی پروگرام

نظامت تربیت خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت ہونے والے سہ روزہ سالانہ تربیتی پروگرامز کی مختصر رپورٹ یہ ہے:۔

☆ حلقہ دارالنصر غربی اقبال مورخہ 16 تا 18 مئی 2003ء: اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ خوبصورت خیمے بھی لگائے گئے۔ حاضری 237 رہی۔

☆ حلقہ دارالفتوح غربی کے پروگرام کی اختتامی تقریب 17۔ اپریل کو ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ تھے حاضری 175۔

☆ حلقہ دارالفضل غربی 8 تا 10 مئی۔ اختتامی تقریب کے مہمان مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ و ناظر زراعت تھے۔ کل حاضری 300 رہی۔

☆ حلقہ طاہر آباد الف کی اختتامی تقریب 14 مئی کو ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن تھے۔ دو خیمے بھی لگائے گئے حاضری 250 سے زائد رہی۔

☆ حلقہ نصیر آباد سلطان 15 تا 17 مئی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ و ناظر زراعت تھے کل حاضری 450 رہی۔

حصول ثواب کا سنہری موقعہ

فضل عمر ہسپتال میں ہر سال ہزاروں دکھی مریض علاج معالجہ کی فری سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اب اس سہولت کے مہیا کرنے میں کافی دشواریوں کا سامنا ہو رہا ہے۔ جس کی بڑی وجوہات:۔

☆ ملک میں مہنگائی

☆ ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ

☆ مستحق مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہیں۔

مخیر حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں اور اپنے صدقات عطیات مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ سویڈن اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کی دادی جان مکرمہ ناہید اختر صاحبہ اہلیہ مکرم آغا حمید اللہ خان صاحب بعمر 90 سال مورخہ 21 مئی 2003ء کو کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 23 مئی 2003ء کو کینیڈا ہی میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور تدفین بھی وہاں عمل میں آئی۔ آپ نے اپنے پیچھے 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم پیر خلیل احمد صاحب کونگی گجرات سے لکھتے ہیں کہ مکرم نذر محمد خاں لودھی ابن دیوان علی لودھی صاحب ساکن بھٹیاں بوکن موڑ بھمبر روڈ گجرات بقضائے الٰہی مورخہ 16 مئی 2003ء بروز جمعرات وفات پا گئے۔ آپ کی عمر قریباً 80 سال تھی۔ 17 مئی کو محترم عبدالسلام شاہد صاحب مربی سلسلہ گجرات نے موضع بھٹیاں میں جنازہ پڑھایا جس میں جماعت ملکیانہ کے احباب شریک ہوئے۔ لواحقین میں آپ کے ایک بیٹے سلیم احمد لودھی جرمنی، بشریٰ طاہرہ صاحبہ زوجہ چوہدری منیر احمد آف شیخ پور حال جرمنی۔ ایک بیٹی راشدہ قمر صاحبہ امریکہ میں ہیں۔ آپ محترم ڈاکٹر عمر دین صاحب افریقی رفیق حضرت مسیح موعود کے داماد تھے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

داخلہ جامعہ احمدیہ کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو 9۔ اگست 2003 بروز ہفتہ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ درخواست دہندگان نوٹ فرمالیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ولادت

مکرم صالح احمد صاحب ناصر کارکن دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 13 جون 2003ء بروز جمعۃ المبارک مکرم ناصر احمد محمود صاحب طاہر مربی سلسلہ اور یاسمین تبسم صاحبہ کو شادی کے تین سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود بفضلہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے "عاشر احمد" نام عطا فرمایا تھا۔ نومولود مکرم مجید احمد صاحب کارکن دفتر وصیت کا نواسہ اور مکرم رشید احمد طارق صاحب سابق معلم وقف جدید کا پوتا نیز مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ غانا و مکرم طارق احمد صاحب رشید مربی سلسلہ فجی کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے والدین کیلئے قرۃ العین نیک، صالح باعمر اور نافع الناس و خادم دین وجود بنائے

درخواست دعا

مکرم کریم اللہ صاحب دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کا بھانجا مکرم توصیف احمد واقف نو عمر 6 سال حال جرمنی گھٹول کا کامیاب آپریشن ہو گیا ہے۔ 18 جون 2003ء کو ہسپتال سے گھر آ گیا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی مکمل صحت اور شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد خان صاحب پشاور کا چند روز قبل پتے میں انفیکشن ہو جانے کے باعث پشاور میں دوبارہ آپریشن ہوا ہے تکلیف کے ساتھ ضعف بہت ہے۔ کامل شفایابی اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم بشیر احمد زاہد صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے اور بیہوشی کی کیفیت ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تکلیف دور فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

درخت ہرگز تازہ نہیں ہوتا۔ جب تو کسی یتیم کو اپنے سامنے سر ڈالے دیکھے تو اپنے فرزند کے رخسار پر بوسہ نہ دے۔ یتیم اگر روتا ہے۔ تو اس کا ناز کون اٹھاتا ہے۔ اگر وہ غصہ کرتا ہے۔ تو اس کو کون برداشت کرتا ہے۔

خبردار! یتیم رونہ پڑے کہ اس کے رونے سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے۔ محبت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ دے اور مہربانی سے اس کے چہرہ سے خاک جھاڑ دے اگر اس کے سر سے سایہ اٹھ گیا تو تو اپنے سائے میں اس کی پرورش کر۔"

(حکایات سعدی ص 75 مرتبہ طالب ہاشمی شعاع ادب لاہور)

ان یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے کیلئے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ - دارالضیافت ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	23-جون	زوال آفتاب	12-10
سوموار	23-جون	غروب آفتاب	7-20
منگل	24-جون	طلوع فجر	3-21
منگل	24-جون	طلوع آفتاب	5-01

اپوزیشن کی طرف سے سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد

متحدہ اپوزیشن نے سپیکر قومی اسمبلی چودھری امیر حسین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کرا دی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کے نمائندہ وفد نے یہ تحریک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو ان کے دفتر میں پیش کی۔

روشن خیال اسلامی ریاست کے اصولوں پر چلیں گے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ہم روشن خیال اسلامی ریاست کے اصولوں پر چلیں گے۔ کوئی انتہا پسند ہمیں روک نہیں سکتا۔ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کیلئے کرائسس مینجمنٹ کا نہیں بلکہ یہ تنازعات کے حل کا وقت ہے۔

چیچن مجاہدین کے ٹھکانوں پر فضائی حملے

روس نے جمہوریہ چیچنیا میں چیچن جانبازوں کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی شروع کرتے ہوئے جنگی طیاروں کے ذریعے ان کے ٹھکانوں پر بموں اور میزائلوں سے حملے شروع کر دیئے ہیں۔

تحریک عدم اعتماد کے سوا کوئی چارہ نہ تھا

متحدہ اپوزیشن نے کہا ہے کہ سپیکر قومی اسمبلی ایل ایف او پر غلط رولنگ دے کر متنازعہ ہو گئے ہیں ایوان کا تقدس بچانے کیلئے سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد لانے کے سوا ہمارے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔ امید ہے ایوان کی اکثریت ہمارا ساتھ دے گی۔

سپیکر کا بھرپور دفاع کرینگے

وزیر اطلاعات و نشریات نے کہا ہے کہ حکومت سپیکر قومی اسمبلی کا بھرپور دفاع کرے گی۔ تحریک عدم اعتماد صدر مشرف کے دورہ امریکہ کو متاثر کرنے کے لئے لائی گئی ہے۔ کچھ مغربی طاقتیں عدم استحکام کی فضا برقرار رکھنا چاہتی ہیں۔

معذوروں کیلئے تعلیم وتربیت اور روزگار

وفاقی حکومت نے قومی پالیسی برائے خصوصی افراد کا باضابطہ اعلان کیا ہے۔ پالیسی میں کسی بھی وجہ سے معذوری کے شکار افراد کیلئے تعلیم وتربیت اور روزگار کے مواقع کی فراہمی کیلئے خصوصی اقدامات پر زور دیا گیا۔

امریکہ پاکستان کو پانچ سالہ اقتصادی پیکج دیگا

صدر جنرل مشرف کے دورہ امریکہ کے دوران امریکہ کی طرف سے پانچ سالہ طویل المیعاد اقتصادی پیکج فراہم کیا جائے گا جس کے تحت دونوں ممالک کے درمیان فری ٹریڈ کے معاہدے پر بھی دستخط ہونگے۔

سمجھوتے پر دستخط نہیں کرینگے

ایران نے ایٹمی توانائی کے بین الاقوامی ادارے کا یہ مطالبہ یکسر مسترد کر دیا ہے کہ وہ سخت ایٹمی معائنے کے نئے سمجھوتے پر دستخط کرے۔ جبکہ روس نے پھر کہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ ایٹمی تعاون ختم نہیں کریگا۔

گائیڈ لائن اکیڈمی کی دو اہم کتب

- خلافت رابعہ کی فتوحات وترقیات
- ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات

مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب
ربوہ میں افضل برادرز پر دستیاب ہیں

مرسڈیز وین کرایہ پر حاصل کریں

سیر وتفریح ودیگر ضروریات کیلئے 14 سیٹر ایئر کنڈیشنڈ مرسڈیز وین بہت مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔
رابطہ: حنیف چوہدری لاہور فون: 042-6661244
موبائل: 03334257709

فریز نو فراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپیئرنگ اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار۔ دارالرحمت وسطی ربوہ فون 211152

MACLS میں جاری کورسز

ILETS-TOEFL - انگلش اور جرمن لینگویج
کمپیوٹر شارٹ کورسز۔ KIDS کمپیوٹر کورسز کا آغاز

MACLS کالج روڈ بالمقابل نیو کیمپس جامعہ احمدیہ ربوہ
فون 04524-212088

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29